REGD. No 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۶

روزنامہ

الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

قیمت ۰۱؍

منگلوار ۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸	۱۷ اخاء ۱۳۲۹ شمسی	۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۳۸

"کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو تاکہ اپنے ملک اور قوم کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکو"

(امام جماعت احمدیہ)

"یہ دونوں مجاہدین کے خادم ہونے کی حیثیت سے تمام انسانیت کے خادم ہیں اور ایک آزاد ملک کے آزاد شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے ملک اور قوم کے بھی خادم ہیں" بشیر احمد

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ان دو سکالرز کے اعزاز میں آج شام ایک محفل استقبال ترتیب دی گئی۔ جو چار سال تک سائنسی علوم کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ اس تقریب میں تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ تحصیل علم کے بعد وہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قوم و ملک اور دنیا کو فائدہ پہنچا سکیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ وہ علم بیکار ہے جس سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ اگر کوئی شخص قربانی و ایثار سے کام لے کر علم حاصل کرتا ہے۔ لیکن دوسروں کو اس سے فائدہ نہیں پہنچاتا تو وہ اپنی عمر کا وہ حصہ بھی ضائع کر دیتا ہے جو اس نے تحصیل علم میں صرف کیا۔ حضور نے اس ضمن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحصیل معرفت کا زمانہ بہت قلیل تھا۔ اس کے مقابلے میں اسی معرفت سے دنیا کو فائدہ پہنچانے کا عرصہ ممتد ہوتا چلا گیا۔ اور پھر منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ دن رات کام میں لگے رہتے تھے۔ خود ہی جرنیل تھے اور خود ہی قاضی۔ خود ہی معلم تھے اور خود ہی مقنن۔ خود ہی یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرتے تھے۔ اور خود ہی پریشان حالوں کے مشیر تھے۔ الغرض دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا۔ جسنے اس طرح ساری دنیا کا کام اپنے ذمے لے لیا ہو۔ اور پھر دن رات کر کے اسے تادم وصال نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا ہو۔ یہی خوبی ہمارے نوجوانوں کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ تکلیفیں اٹھا کر اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر علم حاصل کریں اور پھر کمال درجہ قربانی و ایثار سے کام لے کر اس سے اپنے دین اپنی قوم اور اپنے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔

شیخ بشیر احمد کی تقریر

حضور ایدہ اللہ کی تقریر سے قبل جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے مکرم ناصر محمد سیال اور مکرم محمد عبداللہ صاحب کو ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایک مختصر سی تقریر میں بتایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین نے قیام پاکستان سے قبل مسلمانوں کے علم کے فقدان اور ریسرچ کے سلسلے میں افسوسناک غفلت سے متاثر ہو کر قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد ڈالی اور اس کے زیر اہتمام نوجوانوں کو سائنسی علوم کی اعلیٰ تعلیم کیلئے بیرونی ممالک میں بھجوانا شروع کیا۔ چنانچہ ناصر محمد صاحب سیال اور محمد عبداللہ صاحب اب امریکہ سے علی الترتیب کیمیائے دوا سازی اور پلاسٹکس کی عملی تربیت حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ تقسیم سے قبل ہماری ضرورتیں اور تھیں اور اب پاکستان قائم ہو جانے کے بعد ہماری ضرورتیں اور وقت کے تقاضے قدرے مختلف ہیں۔

جہاں پہلے یہ نوجوان خالص خدمتِ دین کے جذبے کے ماتحت علم حاصل کرنے گئے تھے وہاں اب دین کے ساتھ ساتھ یہ ایک آزاد ملک کے آزاد شہریوں کی حیثیت سے قوم و ملک کی بہترین خدمات بھی سرانجام دیں گے۔ یہ دونوں مجاہدین کے خادم ہونے کی حیثیت سے تمام انسانیت کے خادم ہیں اور ایک آزاد ملک کے آزاد شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے ملک اور اپنی قوم کے بھی خادم ہیں۔

احمدیت کا لہلہاتا ہوا پودا

مکرم شیخ صاحب کے بعد ہر دو سکالرز نے مختصر سی تقاریر کے دوران میں جماعت احمدیہ کی پرخلوص خوش آمدید کا شکریہ ادا کیا۔ نیز احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح رنگ میں سلسلہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔ مکرم ناصر محمد صاحب سیال نے اپنی تقریر میں اس تاثر کا بھی ذکر کیا۔ جو ان کے طویل سفر کے دوران میں احمدیت کی روز افزوں ترقی نے ان کے دل پر چھوڑا۔

آپ نے فرمایا۔ احمدیت اب خدا کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں قائم ہو چکی ہے۔ ہم جس ملک میں سے بھی گزرے احمدیت کا پودا ہمیں وہاں لہلہاتا ہوا نظر آیا۔ جہاں ہم گئے۔ ہم نے اسے اپنا ہی گھر محسوس کیا۔

کیونکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ہمارے بھائی ہمیں خوش آمدید کہنے کے لئے موجود ہوتے تھے۔ اور احمدیت اور سلسلہ کے ساتھ اس قدر اخلاص کا اظہار کرتے تھے کہ جس سے ایمان تازہ ہوتا تھا۔

اس تقریب میں جو جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج میں منعقد کی گئی تھی۔ بعض بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ متعدد ماہرین تعلیم اور معززین شہر نے بھی شرکت فرمائی (سٹاف رپورٹر)

اخبار احمدیہ

ربوہ باغ لاہور ۱۶ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت بدستور ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ باغ لاہور۔ ۱۶ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو زکام کی وجہ سے سر اور کمر میں درد ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں نہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ راولپنڈی میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے طیبہ بیگم صاحبہ بنت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو چار مردہ بچوں کے بعد یہ زندہ بچی عطا کی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پوتی اور نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی نواسی ہیں۔ ادارہ "الفضل" اس ولادت باسعادت پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ اور بچی کو خیریت سے رکھے اور درازی عمر کے ساتھ نیک اور خادمہ دین بنائے۔

بین الاقوامی بنک کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ تعمیر و ترقیات کے بین الاقوامی بنک کا ایک مشن آج کراچی پہنچ گیا۔ یہ مشن پاکستان کی ان ترقیاتی سکیموں کا جائزہ لے گا جن کی تکمیل کے لئے پاکستان نے بنک سے قرضہ مانگا ہے۔ وفد میں زراعت۔ زرعی اقتصادیات۔ آب پاشی۔ بجلی پیدا کرنے اور بندرگاہوں کو ترقی دینے کے ماہر شامل ہیں۔ مشن چھ ہفتے کے قیام کے دوران میں پاکستان کے مختلف مقامات کا دورہ کرے گا۔

صوبائی سیلاب ریلیف کمیٹی کا قیام

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے کمشنر بحالیات ریونیو کی صدارت میں پنجاب کی سیلاب سے متاثرہ آبادی کو منجملہ دیگر امور کے امداد بہم پہنچانے کے وسائل اور ذرائع دریافت کرنے کے لئے ایک سیلاب ریلیف کمیٹی مقرر کی ہے۔ عملی کام کی دیکھ بھال کے لئے ایک ریلیف کمشنر بھی مقرر کیا گیا ہے۔ حکومت نے اب تک حسب ذیل امدادی کام منظور کئے ہیں۔

مسمار شدہ مکانوں اور کنوؤں کی دوبارہ تعمیر اور مویشی۔ بیج اور آلات زراعت کی خرید کے لئے تقاوی قرضے دینا۔ طبی امداد۔ مفت بہم پہنچانا۔ جن اشخاص کے مکان سیلاب بہا کر لے گیا ہے۔ ان کے لئے تعمیراتی لکڑی کی خرید میں امداد بہم پہنچانا وغیرہ وغیرہ

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ حکومت نے اپنے ایک اعلان میں اس امر کی تردید کی ہے۔ کہ بہاول پور ہاؤس میں مقیم مہاجرین کو رہائش کا متبادل بندوبست کئے بغیر ہی بے دخل کر دیا گیا ہے۔

اعلان میں بعض اخباروں کی اس خبر کو بالکل بے حقیقت بتایا گیا ہے۔

پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان سمجھوتہ

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ آج رات مغربی جرمنی اور پاکستان کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہو رہے ہیں۔ دونوں حکومتوں کی توثیق کے بعد اس سمجھوتے پر عمل درآمد شروع ہوگا۔ اس کی رو سے پاکستان خام اشیاء کے عوض مغربی جرمنی سے بھاری مشینری خریدے گا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا اعلان

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ آج صدر کانگریس پرشوتم داس ٹنڈن نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا اعلان کر دیا ورکنگ کمیٹی کل اکیس ممبروں پر مشتمل ہے۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ راج گوپال اچاریہ پنڈت پنتھ اور پروفیسر رنگا کے نام بھی شامل ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۔ مکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۷ اکتوبر ۱۹۵۰ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیائے شریعتِ محمدیہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے "الفضل" کی گزشتہ اشاعت میں احراریوں کے ترجمان سہ روزہ "آزاد" کے ایک مضمون سے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ ایسی نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جو شریعت کو منسوخ کرتی ہے۔ امام ابو منصور عبد القادر بغدادی تمیمی کی عبارت پیش کر دہ نقل کر کے اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ درج کیا تھا تاکہ روشن ہو جائے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز ایسی نبوت کا دعوے نہیں کیا جو شریعت محمدیہ کی ناسخ ہے۔ اس لئے جس طرح کے نبی کے متعلق یزید بن ابی انیسہ الخارجی نے دعوے کیا تھا مسیح موعود علیہ السلام پر اس کا اطلاق ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ یزید بن ابی انیسہ کا دعوے بقول امام ابو منصور حسب ذیل ہے۔ جو "آزاد" سے نقل کیا جاتا ہے:۔

ثم انه خرج عن قول جميع الامة لدعواه ان الله عزّ وجل يبعث رسولاً من العجم و تنزل عليه كتاباً من السماء و ينسخ بشرعه محمد صلعم وزعم ان اتباع ذالك النبي المنتظر هم الصابئون المذكورون في القرآن

(کتاب الفرق صفحہ ۲۶۳ و کتاب اصول الدین صفحہ ۱۶۳)

ترجمہ۔ یزید بن ابی انیسہ خارجی نے اجماع امت اسلامیہ کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ دعوے کیا کہ خدا تعالیٰ آئندہ ایک پیغمبر عجم میں سے بھی مبعوث فرمائے گا۔ اس کو کتاب اور شریعت جدیدہ عطا ہوگی۔ جس سے آنحضرت صلعم کی شریعت (کلاً یا بعضاً) منسوخ کر دی جائے گی۔ اس کے متبعین صابی ہوں گے۔ جن کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔

(سہ روزہ آزاد ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

آزاد کے مضمون نگار نے ترجمہ میں کلاً یا بعضاً خطوط وحدانی میں اپنی طرف سے داخل کئے ہیں ہم نے وہی ترجمہ نقل کر دیا ورنہ اصل عبارت میں کلاً یا بعضاً کا کوئی تصور نہیں۔ وہاں تو صاف صاف ينسخ بشرعه محمد صلعم کے الفاظ ہیں یعنی یزید بن ابی انیسہ کے دعوے کے مطابق آنے والا نبی شرع محمدیہ کا ناسخ ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ امام ابو منصور نے یزید مذکور کی جو تردید کی ہے وہ اسی لحاظ سے کی ہے۔ کہ وہ ایسے نبی کی آمد کے امکان کا قائل تھا جو شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے جو تردید فرمائی ہے۔ اس میں امام ابو منصور نے نبوت پر ایمان لانے کے جو شرائط بتائے ہیں وہ یہ ہیں اس بات کا اقرار کہ (۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں (۲) شریعت محمدی ابد تک رہے گی۔ اور کوئی نئی شریعت اس کو منسوخ کرنے والی اب نازل نہیں ہوگی۔ (۳) حضرت عیسےٰ علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی نصرت کے لئے نزول فرمائیں گے۔ اور جو کچھ قرآن میں ہے اس کو از سر نو زندہ فرمائیں گے۔ اور خلاف قرآن کو مٹائیں گے۔

بے شک امام ابو منصور کے حوالہ میں جو "آزاد" نے نقل کیا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق اذا نزل من السماء کے الفاظ آئے ہیں۔ لیکن غور کیا جائے تو ان الفاظ کا اس بات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو امام ابو منصور بیان کرنا چاہتے ہیں۔ آپ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی ابدیت اور عدم منسوخیت کا ذکر فرما رہے ہیں۔ اور اسکو واضح کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو نبی اللہ ہوں گے۔ مگر جب تشریف لائیں گے تو اپنی نئی شریعت موسوی کی اشاعت نہیں کریں گے بلکہ شریعت محمدیہ کی نصرت فرمائیں گے اور دین محمدیہ کی ہی اشاعت کریں گے۔ نہ کہ عیسائیت کی۔ جیسا کہ الفاظ مندرجہ بالا سے معلوم ہوتا ہے چونکہ ان کا اپنا خیال یہی تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ انہوں نے برسبیل تذکرہ قدرتاً اس کا اظہار کر دیا ہے۔ ورنہ اس کو نفس مضمون کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا خیال حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے اعتقاد کا جز نہیں ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ وسلم کا آسمان پر جانا اور وہاں سے نازل ہونا تسلیم کیا جائے۔ ایک شخص جیسا کہ حقیقتاً بہت سے جید علمائے اسلام کا اعتقاد ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا نہ مانتے ہوئے بھی ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مان سکتا ہے۔

یہ بات اس امر سے بھی اور واضح ہو جاتی ہے کہ آجکل حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات و ممات اور صعود و نزول کے متعلق احمدیوں کے دلائل و براہین سے عاجز آکر مخالفین احمدیت کہہ دیا کرتے ہیں کہ ان مسائل کا اسلام کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے اعتقاد کو نزول مسیح من السماء کے اعتقاد سے کوئی تعلق نہیں۔ امام ابو منصور بغدادی نے آپ کا ذکر یہاں صرف اس لئے کیا ہے۔ کہ آنے والے مسیح علیہ السلام کے متعلق جو دین اسلام کی اشاعت کرے گا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں نبی اللہ کا ذکر آتا ہے۔ اس سے شبہ ہو سکتا تھا کہ جب آنے والا مسیح نبی ہے تو پھر ممکن ہے وہ نئی شریعت لائے یا اپنی شریعت چلائے اور عیسائیت کی اشاعت کرے اس شبہ کے ازالہ کے لئے امام ابو منصور نے فرمایا ہے کہ آنے والے حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہوں گے تو نبی اللہ ہی مگر وہ عیسائیت کی تبلیغ نہیں کرینگے اور نہ شریعت محمدیہ کو منسوخ کریں گے۔ بلکہ وہ شریعت محمدیہ کی اشاعت کریں گے اور اس کی نصرت کے لئے آئیں گے۔ باقی وہ آسمان سے نازل ہوں گے یا کس طرح آئیں گے اس کا اصولی ایمانیات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اصل چیز یہی ہے کہ آنے والے مسیح کی نبوت شریعت محمدیہ کو قائم کرنے والی ہوگی نہ کہ اسکو منسوخ کرنے والی اور چونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام ضرور آئیں گے۔ اور نبی اللہ بھی ہوں گے۔ اس لئے ان کی نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی نہ ہوگی بلکہ اس کی موید ہوگی۔ اس طرح آنے والا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ ختم نبوت کی مہر کو توڑنے والا نہیں ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو کہو مگر لا نبی بعدہ نہ کہو آپ کی رائے میں لا نبی بعدہ سے یہ غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہو سکتا تھا کہ گویا آنے والا مسیح جس کی آمد کی صاف صاف پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں نبی اللہ نہیں ہوگا۔ اور لوگ "لا نبی بعدی" کے غلط معنے یہ کرنے لگیں گے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی حتی کہ ایسا نبی بھی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کی ہی نصرت کرے گا۔ اور آپ کی شریعت کی ہی اشاعت کرے گا۔ احیائے اسلام کرے گا۔ اور قرآن کے خلاف تعلیمات کو مٹائے گا۔ کیونکہ ایسا نبی اللہ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا جس کی زبردست پیشگوئیاں احادیث نبوی میں ہیں امام ہونے والا ہے۔ اگر اس کی آمد کو بھی لا نبی بعدی کے الفاظ سے مسدود سمجھ لیا گیا تو ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہونچے گا۔ اور یہ خیال نشاۃ ثانیہ کی تحریک کے راستہ میں ایسی روکاوٹ بن جائے گا۔ کہ جس کا ہٹانا آسان نہیں ہوگا۔ افسوس ہے کہ بعض علمائے اسلام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے اس قول کی حکمت کو نہ سمجھا۔ اور لا نبی بعدی کے ایسے معنے گڑھ لئے کہ واقعی نشاۃ ثانیہ کا کام بڑی حد تک مشکل ہو گیا ہے۔ ان علما نے جو عوام سے قریب ہوتے ہیں عوام مسلمانوں کے دل میں یہ بات جاگزیں کر دی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ تلوار اور بھونکوں سے تمام کافروں کو ہلاک کر دیں گے۔ حالانکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ بزور شمشیر اشاعت دین کی جائے۔ نہ کبھی پہلے ایسا ہوا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دیتا ہے۔

خیر۔ ہم نے یہاں یہ دیکھنا ہے کہ آیا مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایسی نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جس کا دعوے یزید بن ابی انیسہ الخارجی نے کیا۔ اور جس کی تردید امام ابو منصور بغدادی نے فرمائی ہے "آزاد" کے مضمون نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دو حوالے توڑ مروڑ کر پیش کئے ہیں اور ان سے دور دراز کی تاویل کر کے آپ کو آپ کو یزید بن ابی انیسہ الخارجی کے بقول کے مطابق نبوت کا مدعی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ یعنی ایسا نبی جو شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والا ہو حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف صاف لفظوں میں ایک بار نہیں بلکہ سینکڑوں بار وضاحت فرمائی ہے۔ کہ آپ کو فنافی الرسول ہونے سے نبی کا مقام دیا گیا ہے۔ اور آپ اسی شریعت کے احیاء و قیام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں جس کی تکمیل بذریعہ قرآن کریم کر دی گئی ہے۔ اور جس کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت قیامت تک نہیں آسکتی۔ ہم ذیل میں صرف ایک حوالہ آپ کے رسالہ الوصیت سے درج کرتے ہیں جس سے واضح ہوگا کہ آپ نے یزید ابن انیسہ الخارجی والی نبوت کا ہرگز دعوے نہیں کیا۔ اس لئے آپ پر امام ابو منصور بغدادی کی تردید کا اطلاق قطعاً نہیں ہو سکتا۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات و ممات اور صعود و نزول کے متعلق علمائے اسلام حقہ کا

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ ۳۶

وُہ دن کب آئیگا جب تم تبلیغ کروگے؟

خُدا تعالےٰ تمہارے خون کے قطروں سے دنیا کی کھیتیوں کو سرسبز و شاداب کرنا چاہتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء — بمقام لاہور

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

چونکہ اس ہفتہ ایک

ضروری رسالہ

لکھوانے کی وجہ سے مجھے دن میں متواتر کئی کئی گھنٹے بولنا پڑا ہے۔ اس لئے میری کھانسی پھر دوبارہ تیز ہوگئی ہے۔ اور آج صبح سے وجہ تو معلوم نہیں ہوئی لیکن برابر دل کی کمزوری کے دورے ہو رہے ہیں۔ شائد کھانسی کے عود کرنے کی وجہ سے یا شائد دورہ میں کوئی تکلیف ہوئی ہے۔ اور اس کی وجہ سے یہ خرکاٹ پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے میں بہت اختصار کے ساتھ آج کا خطبہ پڑھونگا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک زمین مسجد کے لئے تجویز ہوگئی ہے۔ میری کارکنوں کو یہی نصیحت ہوگی کہ وہ جلد سے جلد زمین خرید لیں۔ صرف اتنی بات دیکھنی چاہیئے کہ زمین سڑک کے عین اوپر ہو۔ سڑک سے بہت پیچھے ہٹ کر جگہ لینا تو بالکل ہی نامناسب بات ہے لیکن اگر ایسا ہو کہ گلی بنی ہوئی ہو اور سڑک سے کوئی ایک دو مکان پیچھے ہٹ کر جگہ ہو جیسے یہ مسجد ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن زیادہ پیچھے ہٹنا اصل مقصد کو فوت کر دیتا ہے۔ بہر حال اس میں

دیر نہیں کرنی چاہیئے

تاکہ مسجد بڑھنے کے ساتھ خدا تعالےٰ چاہے تو جماعت بھی اس رفتار سے بڑھنی شروع ہو جائے کہ ایک محدود عرصہ میں یہ نئی مسجد بھی بھر جائے

دوستوں کو معلوم ہوگا کہ اس ہفتہ میں پھر ایک واقعہ راولپنڈی میں ہوا ہے اور ہمارا

ایک احمدی شہید

کر دیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ جس سے یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس نے اقرار کیا ہے کہ اسکو میں نے احمدی سمجھ کر قتل کیا ہے۔ کیونکہ علماء نے ہم کو یہی بتایا ہے کہ یہ لوگ اسلام کے دشمن اور واجب القتل ہیں۔ جہاں تک ایسے واقعات کا سوال ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اور اسپر تعجب کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ جو نئی بات ہے اور جس پر تعجب کرنے کی وجہ ہے۔ میں زیادہ تر اسی کی طرف جماعت کی توجہ کو پھرانا چاہتا ہوں۔

اس ۱۹۵۰ء میں مجھے خلافت کی خدمات بجا لاتے ہوئے ۳۷ سال ہو گئے ہیں۔ اس ۳۷ سال میں مختلف دور جماعتوں پر آئے ہیں۔ اور مختلف ادوار میں میں نے جماعتوں کو ان کے

فرائض کی طرف توجہ

دلائی ہے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اتنی لمبی تعلیم سے بھی جماعت نے فائدہ نہیں اٹھایا شائد ان کے عملوں کی کمزوریوں یا عقائد کی کمزوریوں کی وجہ سے ان کے لئے وہی دن مقدر ہے۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

آج میری قوم میرے مقام کو نہیں پہچانتی لیکن ایک دن آئے گا کہ میرے مبارک دنوں کو رو رو کر یاد کریگی۔ جب ہم ۱۹۴۷ء میں قادیان سے آئے تو میں نے جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ قولی طور پر تو صرف کچھ افراد اور کچھ جماعتوں نے وہ جواب دیا لیکن عملاً درحقیقت ساری ہی جماعت کا وہ جواب تھا۔ میں نے اس وقت کہا کہ یہ دن عارضی ہیں لوگ آج تمہاری تعریفیں کرتے ہیں حتیٰ کہ اور تو اور "زمیندار" تک میں احمدی جماعت کی بہادری کی تعریفیں ہو رہی ہیں۔ لیکن ان عارضی تعریفوں پر مت جاؤ اور

یاد رکھو

کہ تم ان حالات میں سے گزرنے پر مجبور ہو کہ جن حالات میں سے پہلے نبیوں کی جماعتیں گزری ہیں تمہیں خون بہانے پڑیں گے۔ تمہیں جانیں دینی پڑینگی اور اگر تم ان تعریفوں پر خوش ہوتے ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم نے نہ اپنے آپ کو سمجھا۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو سمجھا۔ اسپر قولاً تو کچھ افراد اور جماعتوں نے میرے ان اعلانوں اور تحریک پر مجھے لکھا اور زبانی بھی کہا کہ آجکل جماعت کی بہت تعریف ہو رہی ہے۔ اس وقت تو تبلیغ بالکل نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ دن تو اللہ تعالےٰ نے بڑے اچھے پیدا کئے ہیں۔ آجکل تو لوگ ہماری بڑی تعریفیں کرتے ہیں۔ اور تبلیغ بالکل مناسب نہیں لیکن عملاً ساری ہی جماعت نے یہ جواب دیا۔ کیونکہ تبلیغ کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی۔ میں نے انہیں کہا تھا اور اب واقعات تمہارے سامنے ہیں کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ یہی تعریف کرنے والے تمہیں گالیاں دیں گے۔ اور تم اس وقت کہو گے کہ آج ہماری بہت مخالفت ہے اس لئے ہمیں تبلیغ نہیں کرنی چاہیئے گویا کچھ دن تو تم تبلیغ سے اس لئے غافل ہو جاتے ہو۔ کہ لوگ تمہاری تعریف کرتے ہیں۔ اور کچھ دن تم تبلیغ سے اس لئے غافل ہو جاتے ہو۔ کہ لوگ تمہاری مخالفت کرتے ہیں پھر

وہ دن کب آئے گا

جب تم تبلیغ کروگے۔

مجھے یاد ہے جب کشمیر کا کام میں نے شروع کیا۔ تو میں اس وقت کے وائسرائے لارڈ ولنگڈن سے ملا۔ اور میں نے کشمیر کے معاملہ کی طرف ان کو توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں ریاستوں کے معاملات میں انگریزی حکومت دخل دینا پسند نہیں کرتی۔ میں نے کہا آتا تو میں جانتا ہوں کہ انگریزی حکومت کہتی یہی ہے کہ ہم ریاستوں کے معاملات میں دخل دینا پسند نہیں کرتے۔ مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حیدرآباد کے معاملہ میں انگریزوں نے دخل دیا

ہے۔ اور وہاں تین انگریز وزیر مقرر ہیں۔ لارڈ ولنگڈن نے کہا تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ نظام حیدرآباد اس کو پسند کرتا ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ مجھے جو بات تعجب میں ڈالتی ہے وہ یہ ہے کہ نظام کی ناپسندیدگی تو انگریزی حکومت کو بُری نہیں لگتی۔ لیکن مہاراجہ جموں کی ناراضگی اسے بُری لگتی ہے۔ بہت لمبی باتیں ہوئیں۔ آخر لارڈ ولنگڈن نے کہا کہ یہ باتیں جلدی نہیں ہو سکتیں۔ ان کے لئے وقت چاہیئے پھر انہوں نے کہا جب مجھے ہندوستان میں بھجوانے کا فیصلہ ہوا۔ تو وزیر ہند نے مجھے بلایا اور کہا ولنگڈن ہندوستان میں شورش بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام تم ہی کر سکتے ہو۔ اور اس شورش کے دبانے کے سب سے زیادہ اہل تم ہی ہو۔ کیا تم ہندوستان میں وائسرائے بن کر جانا قبول کروگے۔ میں نے کہا اگر تو میرے ساتھ بھی وہی ہوتا ہے۔ جو پہلے وائسراؤں کے ساتھ ہوتا رہا ہے کہ ذرا کسی نے کوئی قدم اٹھایا۔ اور کانگرس نے اس کے خلاف شور مچایا۔ تو اس سے جواب طلبیاں شروع کر دی گئیں تو پھر تو میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر آپ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ چھ مہینے تک میں جو کچھ کروں اس پر آپ گرفت نہ کریں تو میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر چھ مہینے تک میں

ہندوستان کے حالات

کو سنبھال نہ لوں تو پھر آپ بیشک مجھے واپس بلا لیں وزیر ہند نے کہا ولنگڈن تم تو ۶ مہینے کہتے ہو میں تمہیں بارہ مہینے کی مہلت دیتا ہوں تمہیں اختیار ہوگا کہ جسطرح چاہو انتظام کر دو یہ واقعہ سنا کر لارڈ ولنگڈن نے کہا کہ کام وقت بھی چاہتے ہیں۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ یہ معاملات بہت جلد طے ہو جائیں میں نے کہا مجھے تو کام سے غرض ہے اگر آپ وعدہ کریں کہ مسلمانوں کی دقتیں اور ان کی مشکلات دور کر دی جائینگی تو وزیر ہند نے تو آپ کو بارہ مہینے کی مہلت دی تھی۔ میں آپ کو ۱۸ مہینے دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ انکے مخالفانہ رویہ میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔ پھر میں نے لارڈ ولنگڈن سے کہا کہ میں کشمیر میں ایک وفد بھجوانا چاہتا ہوں تاکہ وہ وہاں کے حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیارت کی غلطی ہو تو اسکو توجہ دلائے چنانچہ میں نے نام بھی بتلائے جو گورنمنٹ کے لئے قابل اعتراض نہ تھے اس میں ڈاکٹر اقبال صاحب تھے۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب تھے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب تھے مولوی محمد اسماعیل صاحب غزنوی تھے جو کانگریسیوں میں سے لئے گئے تھے اور پانچویں ذوالفقار علی خانصاحب تھے میں نے کہا

میری تجویز

یہ ہے کہ یہ لوگ وہاں جائیں اور حالات کا جائزہ لیں۔ وائسرائے نے کہا اس وفد پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا میں نے کہا زیارت تو ضرور اعتراض کرے گی انہوں نے کہا اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں اور پھر انہوں نے اصرار کرنا شروع کیا کہ آپ یہ وفد ضرور بھجوائیں۔ میں نے واپس آتے ہی مہاراجہ کو تار دیا کہ ہمارا ایک وفد زیارت کے حالات معلوم کرنے کے لئے آنا چاہتا ہے۔ آپ اسے آنے کی اجازت دیں۔ اس پر دوسرے ہی دن سرہری کشن کول کا جواب آگیا کہ افسوس ہے اس وقت ملک میں بہت شورش ہے اس لئے مہاراجہ صاحب اس قسم کے وفد کے آنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ میں نے وائسرائے کو چٹھی لکھی کہ آپ نے زور دے کر مجھے کہا تھا کہ ریاست میں یہ وفد ضرور بھجوا دیا جائے اور آپ کے کہنے پر ہی میں نے مہاراجہ کو تار دیا۔ مگر اس کا یہ جواب آگیا ہے کہ چونکہ ملک میں بہت شورش ہے اس لئے مہاراجہ صاحب کسی وفد کو آنے کی اجازت نہیں دے سکتے اس کے معنے یہ ہیں کہ ایک رنگ میں آپ نے میری ہتک کروائی ہے کیونکہ آپ کے کہنے اور زور دینے پر ہی میں نے یہ تار دیا تھا لارڈ ولنگڈن کا جواب آیا کہ معلوم ہوتا ہے ان کو کوئی غلط فہمی ہوگئی ہے۔ آپ دوبارہ تار دیں

مطلب یہ تھا

کہ اب ہم خود انہیں توجہ دلا رہے ہیں اب وہ انکار نہیں کریں گے میں نے پھر تار دے دی اس تار کا دوسرے تیسرے دن یہ جواب آیا کہ اب ملک میں بالکل امن و امان ہے کسی وفد کے آنے کی ضرورت نہیں اس پر میں نے پھر وائسرائے کو لکھا کہ دنیا میں دو ہی حالتیں ہوتی ہیں یا تو امن کی حالت ہوتی ہے یا فساد کی حالت ہوتی ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وفد بھی ایک ملک سے دوسرے ملک میں ہمیشہ جاتے رہتے ہیں۔ مگر مہاراجہ جموں کبھی تو یہ کہتے ہیں کہ چونکہ فساد ہے اسلئے وفد کی ضرورت نہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ چونکہ امن ہے اسلئے وفد کی ضرورت نہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ وفد کی ضرورت کب ہوتی ہے۔ وفد کی ضرورت یا تو امن کی حالت میں ہوگی یا فساد کی حالت میں ہوگی۔ مگر ان کے نزدیک نہ امن کی حالت میں وفد کی ضرورت ہے اور نہ فساد کی حالت میں وفد کی ضرورت ہے پھر وفد کی کس حالت میں ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

لارڈ ولنگڈن کا نظریہ

اس دن سے بدل گیا اور انہوں نے زیارت کے معاملات کی کڑی نگرانی شروع کر دی اور مسلمانوں کی دقتیں بہت حد تک دور ہوگئیں میں دیکھتا ہوں کہ یہی حالت ہماری جماعت کی بھی ہے۔ جب امن ہوتا ہے وہ کہتے ہیں اب تبلیغ کی ضرورت نہیں کیونکہ امن ہے۔ جیسے مہاراجہ جموں نے کہا تھا کہ اب وفد کی ضرورت نہیں کیونکہ امن ہے اور جب فساد ہوتا ہے تو کہتے ہیں اب تبلیغ کی ضرورت نہیں کیونکہ فساد ہے۔ جیسے مہاراجہ جموں نے کہا تھا کہ چونکہ ملک میں فساد ہے اس لئے کسی وفد کی ضرورت نہیں گویا ہماری جماعت نے بھی وہی غیر معقول اور

خلاف عقل رویہ

اختیار کر لیا ہے کہ امن ہے اسلئے تبلیغ کی ضرورت نہیں فساد ہے اسلئے تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ معلوم ہوا دنیا میں تبلیغ کا کوئی موقعہ ہی نہیں مرنے کے بعد جنت میں تبلیغ ہوا کرے گی۔ یاد رکھو یہ واقعات تمہیں بیدار کرنے کے لئے ہیں تم کب سمجھو گے کہ تم ایک مامور کی جماعت ہو۔ تم کب سمجھو گے کہ تم دنیا سے نرالے ہو۔ تم کب سمجھو گے کہ خدا تمہارے خون کے قطروں سے دنیا کی کھیتیوں کو نئے سرے سے سرسبز شاداب کرنا چاہتا ہے جب تک تم یہ نہیں سمجھو گے نہ خدا تعالیٰ کی مدد تمہارے پاس آئے گی اور نہ تم ترقی کا منہ دیکھ سکو گے۔

تم مت سمجھو

کہ تبلیغ کے نتیجہ میں بہت کم لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے نتیجہ میں بعض کے نزدیک مکہ میں صرف اسّی اور بعض کے نزدیک تین سو آدمی اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ گویا تیرہ سال کی تبلیغ سے ان دونوں میں سے جو تعداد بھی سمجھ لو اسّی سمجھو یا تین سو سمجھو صرف اتنے لوگ ہی اسلام میں داخل ہوئے۔ لیکن جب وقت آیا تو دو سال کے اندر اندر سارا عرب مسلمان ہو گیا اصل میں یہ چیز بطور امتحان کے ہوتی ہے۔ تبلیغ خدا اسلئے کرواتا ہے تا بعد میں تم خوش ہو کر کہہ سکو کہ ہماری محنت اور ہماری قربانی اور ہماری جدوجہد اور ہماری تبلیغ کے نتیجہ میں دنیا مسلمان ہوئی ہے ورنہ دنیا کو مسلمان کرنا

خدا کا کام

ہے جس دن خدا یہ دیکھ لے گا۔ کہ اسلام اور احمدیت کے پھیلانے کے لئے جماعت نے ہر قسم کی قربانیاں کر لی ہیں۔ اس نے اپنے مالوں کو بھی قربان کر دیا ہے اس نے اپنی جانوں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنی عزتوں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے رشتہ داروں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے اوقات کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے وطنوں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے دشتوں سے کہے گا کہ جاؤ اور دنیا کے دلوں کو بدل دو اور لوگوں کو ان کے پاس کھینچ کر لے آؤ اور جب خدا کی مدد آ جائے تو لوگ اس کے سلسلہ میں داخل ہونے سے رک نہیں سکتے۔ وہ آپ فرماتا ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔ جب خدا دیکھتا ہے کہ اس جماعت نے

تبلیغ کا حق

ادا کر دیا ہے تو وہ خود لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے ورنہ صرف تبلیغ سے لوگوں کے دلوں کو بدلا نہیں جا سکتا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے ہی لوگ مسلمان ہوتے تو صرف عرب کے لئے ہی شاید کئی صدیاں درکار ہوتیں۔ آپ کی تبلیغ سے ایک چھوٹی سی جماعت تیار ہوئی اور باقی لوگوں کے دلوں کو فرشتوں نے خود بدل ڈالا۔ پس اسباب کو عجیب نہ سمجھو کہ تمہاری تبلیغ کے نتیجہ میں دنیا کس طرح احمدی ہو جائے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف تمہارے ایمان کو ثابت کرے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف تمہارے یقین کو ثابت کرے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف تمہارے تعلق باللہ کو ثابت کرے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف اسباب کو ثابت کرے گی کہ تم

خدائی قانون

کے معترف ہو جس دن یہ مقام تمہیں حاصل ہو گیا اور جس دن تم نے یہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی تکمیل میں تم کسی سے نہیں ڈرتے اس دن وہ آپ ہی آپ لوگوں کے دلوں کو بدل دے گا جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے متعلق خبریں دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ دن ایسے ہوں گے کہ رات کو لوگ کافر سوئیں گے اور صبح اٹھیں گے تو مسلمان ہوں گے پھر خدا خود لوگوں کے دلوں کو بدلے گا اور وہ انہیں کھینچتے ہوئے تمہاری طرف لے آئے گا۔ دوڑا رب دنیا کے دلوں کو بدلنا تمہارے اختیار میں نہیں۔ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ خدا تعالیٰ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے دلوں کو بدل دو اور یہی تبلیغ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ تبلیغ یہ نتیجہ پیدا نہیں کرتی کہ دنیا مسلمان ہو جائے تبلیغ یہ نتیجہ پیدا کرتی ہے کہ تم مسلمان ہو جاتے ہو۔ اگر تم تبلیغ نہیں کرتے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم ڈوبتے ہو کہ لوگ ہمیں دکھ دیں گے۔ لیکن جب تمہارے اندر

تبلیغ کا جوش

پیدا ہو جاتا ہے اور وہ جوش ثابت کر دیتا ہے کہ تم لوگوں سے نہیں ڈرتے تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کہتا ہے مخالفت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ کفر کا زمانہ جاتا رہا جاؤ اور ہمارے مامور کی ڈیوڑھی پر سر رکھ دو کہ اسکے بغیر تمہاری نجات نہیں۔ اور جب خدا کہتا ہے تو دنیا آپ ہی آپ کھچی چلی آتی ہے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ عیسائیت کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوا ایک دن عیسائیوں کے پادری روم کے گھروں اور اس کی غاروں میں پناہ لئے بیٹھے تھے شام کے وقت ان کے

قتل کے فتوے

جاری تھے اور صبح کو تمام روم میں ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا کہ بادشاہ نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ عیسائیت سچا مذہب ہے۔ اسلئے روم کا بادشاہ عیسائی مذہب میں شامل ہو گیا ہے۔ آئندہ حکومت کا مذہب عیسائیت ہوگا۔ آج سے جو عیسائیوں کو دکھ دے گا۔ یا ان کو قتل کرے گا وہ پکڑا جائے گا اور اسے سزا دی جائے گی۔ شام کو وہ اس غم سے سوتے ہیں کہ نہ معلوم صبح تک ہم میں سے کون زندہ رہے اور کون مارا جائے اور صبح کو اٹھتے ہیں تو وہ دنیا کے بادشاہ بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کا دشمن غاروں کی طرف بھاگ رہا ہوتا ہے یہی حال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا۔ اور جو کچھ اب تک ہوتا رہا وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔ مگر

مجھے افسوس ہے

کہ میرے بار بار توجہ دلانے کے باوجود تم اب تک اسباب کو نہیں سمجھ سکے۔ تم یہی بتاؤ کہ کس ذریعہ سے میں تم کو سمجھاؤں اور وہ کونسا طریق ہے جس سے میں تم پر اس حقیقت کو واضح کروں۔ آخر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو راستباز سمجھتے ہو۔ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا راستباز انسان سمجھتے ہو اور ان سے جو کچھ گذرا وہ تمہارے سامنے ہے لیکن اگر تم پھر بھی نہ سمجھو تو میں کیا طریق عمل اختیار کروں اگر تم اتنی وضاحت کے باوجود بھی نہ سمجھو تو پھر تمہیں سمجھانا میرے بس کی بات نہیں۔ میں تو خدا تعالیٰ سے پھر یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کرنا تھا وہ کر چکا مگر میں انہیں یقین نہیں دلا سکا اب تو آپ ہی ان کو سمجھا۔ کیونکہ ان کو سمجھانا میرے بس کی بات نہیں۔

درخواست دعا

برادرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش قادیان سخت بیمار ہیں اور ان دنوں امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ نیز ان کی بچی عزیزی نعیمہ لاہور میں پر سوں سے نمونیا کی وجہ سے خطرناک طور پر بیمار ہے دونوں کی صحت و عافیت کے لئے احباب کی خدمت میں عاجز سے درخواست دعا ہے

ایک تاریخی غلطی کی اصلاح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد - دکن)

میں جب سلسلہ کی تاریخ میں کسی غلطی کو پڑھتا ہوں۔ تو مجھے ایک قسم کی ذہنی کوفت ہوتی ہے۔ کہ ابھی جبکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے قریب زمانہ میں ہیں۔ اور سلسلہ کے بعض علمی ادارے بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ایسی غلطیاں کیوں ہوتی ہیں۔ عزیز معاصر الفضل میں مکرم ڈاکٹر محمد طفیل صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی ۲۶ ستمبر ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں لکھے گئے ہیں۔ ان کے ضمن میں ایک ایسے واقعہ کی غلط بیانی ہوئی ہے۔ جو ٹبالہ کی جماعت کے سابقون الاولون سے متعلق ہے۔ اور یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی میں سلسلہ کی بہت بڑی خدمت کی۔ اور وہ طوفان میں چٹان کی طرح کھڑے رہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کے سوانح نگار نے لکھا ہے۔ کہ "حضرت ڈاکٹر صاحب کو یہ سعادت خاصہ ملی۔ کہ ہزارہا کی آبادی میں سالہا سال میں جو شخص سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ وہ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب تھے۔ یہ سعادت اولیت اور کسی ایک فرد کے حصہ میں نہ آئی۔ یہ سر الٰہی ہے۔ کہ آپ کو ترجیح دی گئی۔ اور آپ کو شہر بھر میں سے سب سے پہلے چنا۔"

حضرت ڈاکٹر صاحب ایک نمونہ کے احمدی تھے۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ایسے پیارے احباب سے یکے بعد دیگرے ایسے حالات میں بچھڑ رہا ہوں کہ ان کی آخری زیارت بھی نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات اپنے قرب میں بلند کرے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ کہ ٹبالہ میں قبول احمدیت کی اولیت کا شرف انہیں حاصل تھا۔ ٹبالہ میں ان سے بہت پہلے جماعت موجود تھی۔ اور اس جماعت کے کارنامے ایک خاص اہمیت اور فضیلت رکھتے ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی ان کی ایمانی قوت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ سلسلہ کے تلخ ترین دشمن مولوی محمد حسین صاحب کی شدید مخالفت میں بھی ثابت قدم رہے۔ اس جماعت کے آدم میاں محمد اکبر ٹھیکیدار چوب تھے۔ جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارادت رکھتے تھے۔ اور جن کو یہ شرف اور سعادت حاصل تھی۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام اکثر ان کے قیام گاہ پر قیام فرما ہوتے تھے۔ وہ ذیل گھر کے پاس اپنی دکان کرتے تھے۔ اور احباب وہاں ہی آکر اترتے تھے۔ وہ گویا ایک قسم کا مہمان خانہ تھا۔ جس محبت اور اخلاص سے وہ کام کرتے تھے۔ وہ قابل رشک ہے

ایسا ہی حکیم محمد اشرف صاحب۔ قاضی نعمت علی صاحب اور دوسرے بزرگ تھے۔ ان میں ایک اور بزرگ تھے۔ جو بظاہر ایک مزدور تھے۔ اور دنیا داروں کی نظر میں غریب تھے۔ لیکن دل کا غنی اور اخلاص و ارادت کی نعمت سے مالا مال۔ ان کا نام میاں اللہ رکھا تھا رضی اللہ عنہ اسی شخص کی خدمات بہت شاندار ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی خدمت کے لئے جو سعادت اسی کو ملی۔ وہ قابل رشک ہے۔ قادیان تو اس وقت کچھ تھا نہیں۔ ہر قسم کی ضروریات ٹبالہ سے یا پھر امرتسر سے مہیا ہوتی تھیں۔ اور یہ سب کام میاں اللہ رکھا کیا کرتے تھے۔ باہر سے بذریعہ ریل جو پیٹیاں وغیرہ آتی تھیں۔ ان کو ٹیشن سے وصول کر کے قادیان پہنچانے کا انتظام وہی کرتے تھے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ نہایت خوش خلق۔ ہنس مکھ اور خدمت گزار روح رکھتے تھے۔ اور نہایت دیندار عملی احمدی تھے۔ ان کے چہرہ پر نور برستا تھا۔ باوجود ایک معمولی معاش کے مہمان نواز اور وسیع الحوصلہ تھے۔ یہ لوگ تو اولون السابقون میں تھے۔ مگر پھر ٹبالہ کی جماعت کے دوسرے دور کے سابقون الاولون میں شیخ عبدالرشید صاحب کا مقام بہت بلند ہے۔ اس لئے کہ جن امتحانات میں سے وہ گذرے ہیں۔ اور جن تکالیف کو انہوں نے برداشت کیا ہے۔ وہ ٹبالہ کی جماعت میں کسی دوسرے کو پیش نہیں آئیں۔ وہ ایک معزز تاجر کے بیٹے ہیں۔ جو بڑا مالدار اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے خاص دوستوں میں سے تھا۔ شیخ عبدالرشید صاحب نے جب احمدیت کو قبول کیا۔ تو ان کو ہر قسم کی تکالیف دی گئیں۔ اور تمام راہیں آمدنی کی ان پر بند کر دی گئیں۔ کہنا یہ چاہیئے۔ کہ گویا گھر سے نکال دیا گیا۔ مگر جو نور ایمان عبدالرشید کے دل میں شعلہ زن تھا۔ آفات اسے بجھا نہ سکیں۔ بلکہ وہ اور تیز ہوتا گیا۔ ان کی اس راہ سعادت میں پیش آئی ہوئی تکالیف کی داستان دل گداز ہے۔ اور میں اس وقت ان کے بیان کرنے کا موقع نہیں پاتا۔

یہ تو ضمناً ذکر آگیا۔ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے فضل کرے ہمارے ڈاکٹر صاحب مرحوم پر کہ ان کے تذکرہ میں ان بھولی بسری ہستیوں کے ذکر کی مجھے توفیق ملی۔ اور میں اپنے دل میں ایک مسرت کی لہر محسوس کرتا ہوں۔ کہ یاران قدیم کا تذکرہ دعاؤں کے ساتھ ۳ بجے شب کے کر رہا ہوں۔ خود حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب کے خاندان میں شیخ نور احمد صاحب اور میاں فضل حق خاں بھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک غیر مطبوعہ تحریر

(از مکرم مولوی تاج الدین صاحب فاضل لائلپوری)

کچھ عرصہ ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر خاکسار کو استاذی المکرم حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری (مولوی فاضل) کے توسط سے ملی تھی۔ چونکہ یہ تحریر خاکسار کے علم کے مطابق غیر مطبوعہ ہے۔ اس لئے اخبار الفضل میں شائع کرا دینا مناسب سمجھا گیا ہے۔

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر چونکہ حضرت مولوی حکیم فضل دین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک رقعہ کے جواب میں ہے۔ جو انہوں نے حضرت اقدس ؑ کی خدمت میں لکھا تھا۔ (اور اسی رقعہ پر حضور ؑ نے یہ الفاظ رقم فرمائے تھے) اس لئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کا رقعہ درج کر کے بعد میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریر درج کی جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں حضور کے اہل علم صحابہ کا عقیدہ حضور کی رسالت و نبوت کے متعلق کیا تھا۔ کیونکہ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے حضرت اقدس کو مخاطب کرتے ہوئے شروع ہی میں جو الفاظ لکھے ہیں۔ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ انہیں نبی سمجھتے تھے اور حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ رقعہ پڑھا اور اس پر اپنے قلم مبارک سے جواب رقم فرمایا۔ مگر یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ کہ میں تو اللہ کا رسول اور نبی نہیں ہوں۔ بلکہ محض محدث

بھ صاحب اور ایک اور بزرگ جن کا نام میں بھولتا ہوں۔ (غالباً محمد علی یا علی محمد تھا اور ایک پریس بھی رکھتے تھے) وہ بھی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سابقہ عرصہ سے اظہار عقیدت کرتے تھے۔ میاں فضل حق خاں صاحب تو جماعت ٹبالہ کے مخلصین میں ممتاز احمدی ہیں۔ اور ان کا سارا خاندان اسی دولت ایمان سے سرفراز ہے۔

غرض ٹبالہ میں جماعت حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب رضؓ سے بہت پہلے قائم ہو چکی تھی۔ اور ان کی خدمات سلسلہ اپنے رنگ میں بے نظیر ہیں۔ ان کی اہمیت اور عظمت بڑھ جاتی ہے۔ جب ٹبالہ کی مخالفت کی شدت کو پیش نظر رکھیں۔ میرا مقصد اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ صرف ایک تاریخی غلطی کی اصلاح ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان ممتاز مخلصین کا ذکر خیر کر کے میری روح کو ایک سکینت معلوم ہوتی ہے۔ میں اپنے احباب سے کہتا ہوں۔ کہ زندہ قوموں کا یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ اپنے بزرگوں کو زندہ رکھتی ہیں۔ اور اذکروا موتاکم بالخیر پر عمل کرتی ہیں۔ ان کے خدمات کے تذکرے کرتے رہا کرو۔ کہ اس سے روح بیدار ہوتی ہے۔ (خاکسار مہر عرفانی)

اور مجدد ہوں۔ پھر مجھے اس نام سے کیوں مخاطب کیا گیا ہے۔ اور یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ . . . . . مجھے کیوں مخاطب کیا گیا ہے۔ یہ خیال . . . . . کہ رقعہ لکھنے والا . . . . . ایک عامی اور کم علم شخص تھا۔ اس لئے حضرت نے اس پر کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ کیونکہ پرانے احباب جانتے ہیں۔ اور وہ بھی جنہیں سلسلہ کے پرانے اخبارات "الحکم" "بدر" وغیرہ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ حضرت مولوی حکیم فضل دین صاحب بھیروی سلسلہ احمدیہ کے ایک ممتاز اور ذی شان عالم فاضل تھے۔ اور سلسلہ کے خصوصی عقائد اور فتاویٰ اور دیگر مسائل پر ہمیشہ مضامین لکھتے رہتے تھے۔ اور مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو خصوصیت سے حضرت اقدس ؑ کی زندگی میں ان کے مضامین شائع شدہ موجود ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت اقدس ؑ کو نبی اور رسول غیر تشریعی ثابت کیا ہے۔ پس اگر حضرت اقدس ؑ اپنے آپ کو نبی اور رسول نہیں سمجھتے تھے۔ تو پھر یہ رقعہ پڑھ کر کیوں اسکی تردید میں کچھ نہیں فرمایا۔ حالانکہ ایک عالم فاضل کی اس غلطی پر تنبیہ کرنا برمحل اور باموقعہ تھا۔ اس تحریر سے حضور ؑ کے بلند اخلاق اور اعلیٰ سیرت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ باوجود اس کے کہ مولوی صاحب مرحوم کے رقعہ کا اصل مضمون جلسہ کے لئے بعض اشیاء کی فراہمی کا انتظام کرانا تھا اور اپنی صحت کا اظہار ثانوی اور ضمنی طور پر آخر میں کیا تھا۔ مگر حضور ؑ نے مولوی صاحب کی صحت کاملہ کی خبر سے اپنی دلی مسرت اور فرحت کا اظہار پہلے فرمایا ہے۔ اور پھر دوسری انتظامی بات پر توجہ فرمائی ہے۔ حضرت اقدس ؑ کو اپنے خدام سے جس قدر محبت اور شفقت تھی۔ وہ اس انداز سے بھی عیاں ہے۔ فالصلوٰۃ والسلام علیہ وعلیٰ مطاعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نقل رقعہ حضرت مولوی فضل الدین صاحب بھیروی . بحضور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

ایام جلسہ قریب ہیں۔ بعض اشیاء عین ضرورت کے وقت یا تو نہیں ملتیں یا بہت ہی گراں دُگنی چوگنی قیمت پر ملتی ہیں جیسے لکڑی۔ پالکی۔ پیالہ وغیرہ لہٰذا عرض ہے۔ کہ اگر حضور ؑ کی رائے میں مناسب ہو۔ تو سر دست حافظ حامد علی صاحب کے نام حکم فرماویں کہ وہ ابھی سے انتظام پالکی۔ لکڑی کا کریں۔ یا جس طرح حکم ہو۔

حضور کا غلام فضل دین حکیم

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی خاص دعا سے اس وقت فقیر بالکل اچھا ہے۔ ہاں ضعف بہت ہے۔ روحانی جسمانی دونوں ضعفوں کے لئے دعا فرماویں۔"

نقل تحریر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بر رقعہ مذکور

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ آپ کو صحت کامل ہو گئی۔ انشاء اللہ باقی کا بندوبست کیا جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے زیادہ خدا کے قریب کرنیوالی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"دراصل رو چلنے کی دیر ہوتی ہے۔ جب رَو چل جائے تو لوگ خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت میں بھی قربانی کی رَو چل جائے گی۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ ہر رَو انہیں پہلے سے اور زیادہ آگے لے جائے گی۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح آگے بڑھتا چلا جائیگا۔ ایک کے بعد دوسری۔ دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی رَو پیدا ہو گی اور قربانی میں ترقی کرتے کرتے تمہاری یہ حالت ہو جائیگی کہ وہی چیز جسے تم آج اپنی موت سمجھتے ہو اگر اسکے چھوڑنے کا تمسے تمہاری بیوی مطالبہ کریگی۔ تو تم اس بیوی کو طلاق دینے کیلئے تیار ہو جاؤ گے۔ اور اگر تمہارا بچہ اس قربانی کیخلاف مشورہ دیگا۔ تو تم اس بچہ کو عاق کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ گے۔ اور وہی چیز جو آج تمکو موت سی پیچھے ہٹا دیتی ہے۔ تمہیں سب سے زیادہ پیاری۔ سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ خدا کے قریب کرنے والی نظر آئے گی۔"

تحریک ستمبر جاری کرتے ہوئے حضور نے یہ ارشادات فرمائے تھے۔ تحریک ستمبر میں حصّہ لینے کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی آمد کے ساڑھے سولہ فیصدی تئیس فیصدی ماہوار سلسلہ کو دیتے رہیں۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہونگے جو صدر انجمن یا تحریک جدید کے ہیں مثلاً حصّہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ منارۃ المسیح ہال۔ کالج فنڈ اور چندہ تحریک جدید باقی جو بچے گا وہ بطور "چندہ تحریک ستمبر" شمار ہوگا۔ اگر آپ نے اب تک اسمیں حصّہ نہیں لیا۔ تو اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

(از نظارت بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۵۸۴ میں سردار بیگم بنت چوہدری محکم الدین صاحب مرحوم عمر ۴۰ سال سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے۔ بندے قیمتی -/۳۰ انگوٹھی قیمتی -/۲۵ مشین سلائی قیمتی -/۵۰ نقد -/۳۰ روپیہ کل ۲۳۵ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (الامۃ سردار بیگم)

وصیت نمبر ۱۲۸۱۸ میں مرزا ظہیر الدین احمد ولد مرزا شریف احمد صاحب عمر ۱۹½ سال ساکن موگرے ڈاکخانہ جامکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۳۰×۱۴ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: مرزا ظہیر الدین احمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد: محمد یعقوب خان زعیم حلقہ ب ربوہ۔ گواہ شد: تاج الدین لائلپوری قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔

وصیت نمبر ۱۲۸۳۶ میں حسین بی بی زوجہ محمد حسین صاحب عمر ۲۲ سال ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع مبالستی جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے زیورات یہ ہیں۔ لونگ وزنی تین ماشہ قیمت -/۲۰ روپے۔ سیمپری وزنی سوا پاؤ قیمتی -/۳۲ بالے دو عدد وزنی بارہ تولے قیمت بارہ روپے -/۱۲ وزنی ڈیڑھ تولہ قیمت -/۴ اور حق مہر -/۳۲ روپے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ماہوار آمدنی ہے جس کی میں وصیت کروں۔ زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اس کے علاوہ اور بھی جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ حسین بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: نذیر احمد ولد دیوان علی صاحب۔ گواہ شد: پیرولی ولد مہر بخش برادر موصیہ

وصیت نمبر ۱۰۷۵ میں کریم داد ولد الہ داد صاحب عمر ۳۱ سال ساکن ڈیریانوالہ ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد پانچ گھماؤں چار کنال ہے۔ اور مبلغ -/۵۰ روپے انجمن احمدیہ کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: کریم داد مستقل خدام حلقہ (د) ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد: عبد السلام واقف زندگی گواہ شد: نور احمد بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۸۴۳ میں محمد حسین ولد نواب صاحب عمر ۲۴ سال ساکن لاٹ ۱ چک ۵۰ ورکھانہ ڈاکخانہ اسٹیشن ورکھانہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ۶۵/- گائے بیل ۲۰/- جھوٹا ۶۰/- اور گھوڑا ۱۵۰/- نصف کل میزان قیمت -/۴۷۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اور جائداد پیدا کروں۔ اس پر اور ترکہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا محمد حسین گواہ شد: منشی خدا بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵ ورکھانہ۔ گواہ شد: محمود الحق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۵ ورکھانہ

وصیت نمبر ۱۱۹۲۷ میں امۃ القیوم اہلیہ چودھری منظور احمد صاحب عمر ۱۹ سال ساکن چک ۲۷۶ R.B. گھوکھووال ڈاکخانہ چک ۲۷۵ R.B. کرتارپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حق مہر -/۵۰۰ روپیہ جو بصورت زیور وصول پا لیا ہے اس کے علاوہ ۴½ کیلہ اراضی قیمتی -/۴۰۰۰ روپیہ کے اور زیور طلائی ۶ ۳/۴ تولے قیمتی -/۶۷۵ روپے ہے۔ اور ایک بھینس قیمتی -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی کل جائداد قیمتی -/۴۹۷۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا امۃ القیوم زوجہ منظور احمد گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ منظور احمد بقلم خود خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۲۸۵ میں فیروز الدین ولد بدر الدین صاحب عمر ۲۰ سال ساکن ٹھہرو ہریاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ -/۵۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فیروز الدین بقلم خود (حلقہ د) متصل خدام ربوہ۔ گواہ شد: کیپٹن عبد المنان دہلوی گواہ شد: خلیل الرحمن خان واقف زندگی۔

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوائیں۔ اور وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے (منیجر)

سپاری پاک
مستورات کی جوانی اور تندرستی کی محافظ
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

پتہ مطلوب ہے

میاں فتح محمد صاحب خوش نویس سابقہ گڑبڑ سے پہلے دفتر اخبار روزانہ "اجیت" میں ملازم تھے۔ اس کے بعد علم نہیں ہو سکا۔ کہ وہ آج کل کہاں پر ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو۔ یا وہ بذات خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ پر سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ سلمہا پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ کی نوجوان بچی کی بینائی اچانک جاتی رہی ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہی ہیں۔ مگر تا حال کوئی خاص افاقہ نہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اللہم آمین (خاکسار غلام محمد ثالث)

درخواست دعا

خاکسار کا بھائی چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ برادرم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری بشیر احمد کلرک لاہور)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

چوہدری اعظم علی صاحب بی۔ اے ایل ایل بی سینئر سب جج بہادر لائلپور

دعویٰ نمبر ۸۹ بابت سال ۱۹۵۰ء

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور بذریعہ ایس کے شکاری۔ مدعی

بنام: میسرز رام مل ٹھاکر داس وغیرہ مدعا علیہم

یا دعویٰ دلا پانے مبلغ -/۶/۷،۷۸۶ حسب پروٹوسٹ

بنام

(۱) میسرز رام مل ٹھاکر داس وغیرہ بذریعہ مسٹر نند لعل
(۲) مسٹر نند لعل ولد لالہ چرنداس
(۳) مسٹر رام لال ولد لالہ فتح چند
(۴) مسٹر ٹھاکر داس ولد رام مل۔
(۵) مسٹر چونی لعل ولد لالہ ٹھاکر داس

مالکان و حصہ داران سکنائے سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم ۱ تا ۵ مذکور پر تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۶ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو مقام لائلپور بوقت ۱ بجے صبح حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۰/۵۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم .....

مہر عدالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع شیخوپورہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ریلیف پارٹی نے نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں

مقامی افسران زعماء مسلم لیگ اور عوام پارٹی کی بے نوث خدمات سے بیحد متاثر ہوئے

سیلاب کے ایام میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیلاب زدگان کو امداد بہم پہنچانے کے لئے مختلف مقامات پر ریلیف پارٹیاں روانہ کیں جنہوں نے نہایت تندہی سے اپنے فرائض بجالا کر سرکاری حکام زعماء مسلم لیگ اور عوام کو اپنی انتھک مساعی اور بے لوث خدمات سے بے حد متاثر کیا۔ اس ضمن میں گیارہ افراد پر مشتمل لیک ریلیف پارٹی ضلع شیخوپورہ بھیجی گئی جس نے ضلع کے سیلاب زدہ علاقے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ کیمپوں کا انتظام کرنے سیلاب زدگان میں دوائیاں تقسیم کرنے گھر ہوئے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے اور نہر کی پٹڑی کے شگافوں کو بند کرنے کے علاوہ اس پارٹی نے ۵۱ میل پیدل سفر کیا اور سترہ مقامات پر نہایت گہرے پانی میں سے گذر کر ریلیف کے کام میں مقامی افسران کا ہاتھ بٹایا۔ چوہڑکانہ میں اس پارٹی نے جو خدمات انجام دیں ان سے متاثر ہو کر وہاں کی میونسپلٹی کے وائس پریذیڈنٹ محمد بشیر صاحب نے تحریری طور پر اس پارٹی کی خدمات کو سراہتے ہوئے تمام اہالیان چوہڑکانہ کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ چنانچہ انہوں نے ریلیف پارٹی کے لیڈر مکرم مولوی عبدالکریم صاحب وقف زندگی کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا۔

میں منڈی چوہڑکانہ کی طرف سے آپ کی ریلیف پارٹی کا تہ دل سے شکرگذار ہوں۔ آپ لوگوں نے اس نازک وقت میں ہماری کافی امداد کی ہے اور انسانی ہمدردی کا بہت اچھا نمونہ پیش فرمایا ہے۔ اب تقریباً تمام کام ختم ہو چکا ہے اور پانی بھی خدا کے فضل سے اتر رہا ہے۔ میں دوبارہ پبلک کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جنوبی کوریا کی شکایت

فلشنگ میڈوز ۱۶ اکتوبر۔ جنوبی کوریا کی حکومت نے کوریا سے متعلق اقوام متحدہ کے عارضی کمیشن کی اس سفارش کی مذمت کی ہے کہ ڈاکٹر سنگ مین ری (صدر جمہور جنوبی کوریا) کی حکومت کا اقتدار جنوبی کوریا تک محدود رہنا چاہیئے اور جب تک کوریا میں جمہوری اور آزاد حکومت قائم نہیں ہو جاتی، اس وقت تک جنرل میکارتھر کو اقوام متحدہ کے ارباب حل وعقد کی امداد سے نظم ونسق کا ادارہ خود سنبھالنا چاہیئے حکومت جنوبی کوریا نے جنرل اسمبلی کے صدر کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے لکھا ہے کہ ہمیں یہ فیصلہ منظور نہیں

پنڈت نہرو اور مولانا آزاد

کانگرس کی مجلس عاملہ میں شامل ہو گئے

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد آمادہ ہو گئے ہیں کہ بالپرشوتم داس ٹنڈن کی مجلس عاملہ میں شامل ہو جائیں صدر کانگرس کل کانگرس کی مجلس عاملہ کے ارکان کا اعلان کر دیں گے۔

— لیک سکس ۱۶ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور یونان کی فوجیں بھی اس مہینے کے تیسرے ہفتے عازم کوریا ہو جائیں گی۔

پلاسٹک کی مدد سے دلچسپ اپریشن

ٹوکیو ۱۶ اکتوبر۔ بعض امریکن ڈاکٹروں نے پلاسٹک کی مدد سے ایک ایسا اپریشن کیا ہے جو بہت سے امور سے معالجین کے لئے رہنمائی کا کام دے گا۔ جنگ کوریا میں ایک امریکن سپاہی کا چہرہ زخموں کی وجہ سے بگڑ گیا تھا۔ امریکن ڈاکٹروں نے سپاہی کی ایک پرانی تصویر سامنے رکھ کر پلاسٹک کی مدد سے ایسا اپریشن کیا کہ چہرہ بالکل اصلیت پر آ گیا۔

مردان شوگر ملز کا افتتاح

پشاور ۱۶ اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان مردان شوگر ملز کی رسم افتتاح ادا کریں گے۔ اس سلسلہ میں ابتدائی انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ خیال ہے کہ آئندہ مہینہ کی کسی تاریخ میں یہ رسم ادا ہو گی۔

صدر ٹرومین اور جنرل میکارتھر میں اہم ملاقات

سان فرانسسکو۔ ۱۶ اکتوبر جزیرہ ایک سے اطلاع ملی ہے کہ کل رات صدر ٹرومین نے ایک گھنٹے تک جنرل میکارتھر سے تبادلہ خیالات کیا۔ جس میں نہ صرف جنگ کوریا بلکہ مشرق بعید کے دوسرے امور سے متعلق امریکہ کی پالیسی پر بھی بحث کی گئی۔ اس ملاقات کے بعد صدر ٹرومین اور جنرل میکارتھر نے اعلےٰ فوجی اور سیاسی افسروں سے ایک گھنٹے تک بات چیت کی۔ اب جنرل میکارتھر جزیرہ ویگ سے ہوائی جانیکلے ہیں۔ جہاں وہ بذریعہ طیارہ عازم سان فرانسسکو ہو جائیں گے

متذکرہ صدر ملاقات کرنے کے بعد صدر ٹرومین نے اخباری نامہ نگاروں کو مطلع کیا کہ جنرل میکارتھر نے مجھے کوریا اور مشرق بعید کے دوسرے عام حالات سے اچھی طرح آگاہ کیا اور میں اس ملاقات کے نتائج سے پوری طرح مطمئن ہوں کوریا میں امن قائم کرنے اور وہاں کے عوام کی زندگی کو بحال کرنے کے سلسلہ میں جو کچھ کیا جا چکا ہے یا جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ وہ میرے لئے اطمینان کا موجب ہے مجھے امید ہے کہ امریکہ کی بڑھتی ہوئی طاقت اور یو این او کے دوسرے ملکوں سے اس کے اشتراک مساعی سے وہ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی جو اس وقت تمام امن کی راہ میں روڑے اٹکا رہی ہیں۔

امریکہ کے عزائم

جنرل میکارتھر جزیرہ ویگ میں صدر ٹرومین سے ملاقات کرنے کے بعد ٹوکیو پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ صدر ٹرومین کے دورۂ بحرالکاہل سے اس امر کا پختہ ثبوت مل سکتا ہے کہ امریکہ بحرالکاہل میں امن قائم کرنے کا پکا ارادہ کر چکا ہے اس سے اس امر کا بھی بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ ایشیا غلام نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ آزادی کی زندگی بسر کرے گا۔ آپ نے کہا کہ جنرل میکارتھر نے مجھ سے مشرق بعید، کوریا، جاپان اور فلپائن کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ ملاقات بے حد کامیاب رہی اور اس سے اہم نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔ مابعد کی ایک اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ صدر ٹرومین ہونولولو پہنچ چکے ہیں۔ جہاں وہ رات بسر کرنے کے بعد کل صبح سان فرانسسکو روانہ ہو جائیں گے۔

سالانہ اجتماع اور عہدیداران مال

سیلاب اور طغیانی کی وجہ سے چونکہ ڈاک کا انتظام اتنا تسلی بخش نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض جماعتوں کو اپنے مرکزی چندے مرکز میں بھجوانے میں دقت پیش آتی ہو اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اجتماع خدام الاحمدیہ جو ۲۱-۲۲-۲۳ ماہ حال کو ہو رہا ہے اور جس میں ہر جماعت کے نمائندگان شرکت فرمائیں گے۔ ایسی جماعتیں اگر مناسب سمجھیں تو اپنا جمع شدہ چندہ اپنے اپنے نمائندگان کے ہاتھ دستی بھجوا دیں۔

(نظارت بیت المال)

پاکستان میں انڈونیشی سفیر

جکارتا میں انتقال فرما گئے

جکارتا ۱۶ اکتوبر۔ آج پاکستان میں متعینہ انڈونیشی سفیر ڈاکٹر شمس الدین جکارتا میں انتقال فرما گئے۔

بقیہ لیڈر صفحہ (۲)

بھی آپس میں اختلاف ہے۔ حالانکہ وہ رب کے نزدیک پکے مسلمان ہیں۔ اسی طرح ایسی نبوت جو فنافی الرسول ہونے سے ملتی ہے۔ اسکو بھی علمائے حق نے جائز قرار دیا ہے اور خاتم النبیین کے منافی نہیں سمجھا۔ چنانچہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی حضرت ملا علی قاری مجدد الف ثانی سید احمد بریلوی مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند علیہم الرحمۃ جیسے جید علمائے اسلام نے ایسی نبوت کو خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے منافی نہیں سمجھا اور اسکو جائز قرار دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ کے ظہور کا اعتقاد رکھتا ہے بالفعل وہ فنافی الرسول والی نبوت کو جائز سمجھتا ہے اور اس کو خاتم النبیین کے منافی نہیں سمجھتا خواہ وہ لفظوں میں اس بات کو تسلیم کرے یا نہ کرے حوالہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے حسب ذیل ہے

ہم اس آیت پر سچا اور کامل یقین رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی نیا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو بزنبوت محمدی کی چادر